تنقید و تبصرہ

خیر المجالس

خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ملفوظات سراج المجالس کا اردو ترجمہ۔ ناشر واحد بک ڈپو۔ جونا مارکیٹ کراچی۔

خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی اودھ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار سید یحییٰ کی ولادت لاہور میں ہوئی اور پھر اودھ آکر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت چراغ دہلوی کی عمر نو برس کی تھی کہ آپ کے والد نے انتقال فرمایا۔ پھر آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کی ظاہری اور باطنی تربیت میں بہت سعی فرمائی چنانچہ پہلے مولانا عبدالکریم شیروانی کے زیر تعلیم رہے اور علوم ظاہری کی تحصیل مولانا افتخار الدین گیلانی سے کی، آپ کا یہ فطری کمال تھا کہ کسب علوم ظاہری کے دوران بھی آپ کا رجحان تزکیہ باطن اور ذکر الٰہی کی طرف تھا، چالیس برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے اور حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی کے حلقہ معتقدین میں داخل ہوتے اور تھوڑی ہی مدت میں آپ کو خاص قرب حاصل ہوا۔

ضیاء الدین برنی کی تاریخ فیروز شاہی سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت چراغ دہلوی ان علماء و مشائخ کے ساتھ شریک تھے۔ جنہوں نے ٹھٹھہ میں بالاتفاق فیروز شاہ کو سلطان محمد کا جانشین بنایا۔ آپ کے متعلق یہ بھی روایت ہے کہ جب سلطان محمد

نے ٹھٹھہ میں وفات پائی اور سلطان فیروز شاہ بادشاہ ہوا تو حضرت شیخ نصیر الدین نے ان سے خلق کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کا وعدہ لیا تھا۔ آپ متبع شریعت تھے، مزامیر سے بھی اجتناب کرتے تھے۔ آپ کی رمضان ۷۵۷ھ میں وفات ہوئی۔ اور دہلی میں مدفون ہوئے۔

زیرنظر کتاب آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے، اصل کتاب فارسی میں سراج المجالس کے نام سے موسوم تھی جس کو خواجہ نصیر الدین کے ایک خلیفہ حضرت حمید شاعر معروف بقلندر نے ۷۵۶ھ میں قلمبند کیا تھا۔ اور یہ کتاب سراج المجالس کا اردو ترجمہ ہے۔ عرفاء خلق اللہ کے غم و اندوہ سے کس طرح متاثر ہوتے تھے اس کی ایک جھلک ۳۱ ویں مجلس کی اس عبارت میں ملاحظہ فرمادیں۔

> پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز کے ایک عزیز خواجہ عزیز الدین نام کے عرصہ ہوا وفات پاگئے۔ رحمۃ اللہ علیہ، نقل کرتے تھے کہ میں ایک جگہ دعوت پر گیا تھا، جب بعد عصر کھا کر واپس آیا تو حضرت سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے پوچھا کہ کہاں تھا عرض کیا فلاں جگہ دعوت میں گیا تھا وہاں اکثر اعزہ یہ باتیں کرتے تھے کہ جناب سلطان الاولیاء کی خاطر شریف امور دنیاویہ سے فارغ ہے، آپ کو کوئی غم اور فکر اس جہان کا نہیں، جناب شیخ قدس سرہ العزیز نے یہ سن کر فرمایا۔ جس قدر مجھ کو غم و اندوہ رہتا ہے کسی کو اس جہان میں نہ ہوگا۔ اس واسطے کہ میں سے مخلوق خدا جو میرے پاس آتی ہے اور اپنا رنج و تکلیف بیان کرتی ہے ان سب کا اثر میرے دل و جان پر پڑتا ہے اور ہر ایک کے واسطے دل کڑھتا ہے۔ وہ عجب دل ہوگا جو مسلمان بھائی کا غم سنے

اور اس میں اثر نہ ہو۔ یہی حکمت ہے کہ کامل بندے اللہ کے جو شہروں کو چھوڑ کر کوہ و بیابان میں بسر کرتے ہیں تاکہ ان کے پاس کوئی نہ آئے اور اپنا رنج سنا کر ان کو رنجیدہ نہ کرے۔ اس پر یہ حدیث شریف پڑھی۔ المؤمنون کرجلٍ واحدان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ فرمایا یہ حدیث مصابیح میں ہے، قاضی آدم نے موافق اس کے دوسری حدیث پڑھی، مثل الناس کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔

حضرت خواجہ چراغ دہلوی کے ہاں زراعت اور کاشت کاری سے لقمہ حلال حاصل کرنے کی کیا اہمیت تھی اور معاملات میں خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے اور طاعت کسے کہتے ہیں اس کا ذکر اڑتالیسویں مجلس میں اس طرح آیا ہے۔

سعادت مجلس روزی ہوئی، یار بہت تھے۔ جناب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کی پرسش احوال کی۔ پھر ایک سے پوچھا تم کیا کام کرتے ہو، اس نے عرض کیا میں زراعت کرتا ہوں۔ فرمایا لقمۂ زراعت اچھا لقمہ ہے اور بہت سے کاشت کار صاحب حال گذرے ہیں اس پر یہ حکایت بیان فرمائی۔

حکایت۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایک کاشت کار صاحب حال تھا، مخلوق میں اس کی بہت کرامتیں مشہور تھیں جب دعا کرتا پانی برستا جب موقوفی کی دعا کرتا برسنا موقوف ہو جاتا۔ سب میں اس کا شہرہ تھا۔ امام حجۃ الاسلام نے اس کا حال سن کر

کہا اس کو یہاں بلانا مناسب نہیں خود جاکر اس سے ملنا چاہیئے کہ برکت حاصل ہو۔ غرض یہ ملنے کو اس کے پاس گئے لوگوں نے اس بزرگ سے ان کی تعریف کی کہ یہ بڑے بزرگ اور عالم دین ہیں، ان کا لقب حجتہ الاسلام ہے وہ کاشت کار عامی مسلمان دیہاتی تھا۔ حجتہ الاسلام کیا سمجھے اس وقت ٹوکری بغل میں لئے ہوئے زمین میں تخم ریزی کر رہا تھا۔ اسی طرح بیج ڈالتا ہوا امام حجتہ الاسلام کے پاس آیا کہ باتیں ان سے کرے۔ اس وقت ایک اور شخص نے کہا، تم ان سے باتیں کرو، غلہ کی ٹوکری مجھے دو، اتنی دیر تخم زمین میں ڈالوں گا۔ اس بزرگ نے اسے ٹوکری نہ دی اور اس کی تخم ریزی پسند نہ کی، حجتہ الاسلام نے اس کا حال دریافت کرنا چاہا اور سوچا کہ اولیاء اللہ کوئی حرکت بدون مرضی حق کے نہیں کرتے، اور کوئی بات ان کی بے نیت نیک کے نہیں ہوتی دریافت کروں کہ انہوں نے ٹوکری غلہ اس کو کیوں نہ دی، اور اس کا بیج ڈالنا اس غرض سے تھا کہ آپ کچھ بفراغ خاطر مجھ سے ملیں باتیں کریں کہ برکت حاصل ہو، اور وہ آپ کا کام کرے کہ ہرج زراعت نہ ہو۔ اس بزرگ نے کہا میں تخم زمین میں دل شاکر اور زبان ذاکر سے ڈالتا ہوں اور امیدوار رہتا ہوں کہ جو کھائے اس کو نور و قوت عبادت حاصل ہو۔ اور یاد خدا میں صرف ہو۔ اگر یہ غلہ اور کو دے دوں تو کیا معلوم وہ دل شاکر اور زبان ذاکر سے بوئے یا نہ بوئے۔ ڈرتا ہوں کہ بے برکتی واقع نہ ہو۔

پھر فرمایا۔ معاملات میں خلوص نیت کا ہونا ضروری ہے اور

صحت نیت یہ ہے کہ کوئی حرکت اور کوئی کلام بے نیت کے نہ کرے اگر کوئی نماز پڑھے اس نیت سے کہ لوگ مجھے دیکھیں اور نمازی کہیں تو بعض علماء کا قول ہے اس کی نماز روا نہیں۔ اور بعض کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے کہ عبادتِ خدا میں اور کو شریک کیا کہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور دوم

پھر فرمایا طاعت میں فرمانبرداری ہے اور معصیت سے باز رہنے میں رنج و تعب اس کا ثواب بمراتب زیادہ پہلے سے ہے کہ ممکن ہے طاعت میں ذوق و راحت حاصل ہو اور گناہ سے باز رہنے میں رنج و تعب نفس کا ہوتا ہے اور مروی ہے کہ انما اجرک علی قدر تعبک اور فضیلت میں معصیت سے باز رہنے کی ایک اور حدیث بھی آئی ہے۔ من صبر علی المصیبۃ فلہ ثلثمائۃ درجۃ بین الدرجتین من السماء الی الارض ومن صبر علی الطاعۃ فلہ ست مائۃ درجۃ بین الدرجتین من السماء الی الارض ومن صبر عن المعصیۃ فلہ تسع مائۃ درجۃ بین الدرجتین من العرش الی الثریٰ محاورہ عرب ہے کہ صبر علیہ سے مراد روکنا نفس کا ہوتا ہے اس کام پر اور صبر عنہ سے مراد پھیرنا نفس کا ہے اس سے پھر بروایت وہب ایک عبارت عربی پڑھی کہ معنی اسکے

یہ سنے کہ جو گناہ کرتا ہے بگمان اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ نہ کرے گا تو پروردگار اسے فی الفور پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے پھر ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ کہیں اس نافرمانی پر مواخذہ نہ فرمائے تو اللہ تعالیٰ عفو فرماتا ہے پھر فرمایا الایمان بین الخوف والرجاء صفت قلب کی ہے اعضاء کی نہیں۔ سالک کو ضروری ہے کہ محافظ جوارح کا رہے۔ اس واسطے کہ ارادہ اوّل دل میں پیدا ہوتا ہے بعد اس کے اعضاء حرکت کرتے ہیں، جب اس نے اعضاء کو روکا تو ارادۂ دل فقط بمنزلہ خطرہ کے رہ گیا اور خطرات پر مواخذہ نہیں۔

پھر فرمایا جو اپنے آپ کو معصیت سے روکتا ہے اس کو طاعت میں ذوق و لذّت حاصل ہوتی ہے اور بیانِ ذوق طاعت میں یہ حکایت نقل کی کہ صوفی بدھنی کو عبادات کا شوق نہایت تھا۔ مسجد میں پیش محراب ہمیشہ نماز پڑھا کرتے اس کے سوا ان کو اور کچھ کام نہ تھا۔ آمدورفت خلق کی ان کے پاس بہت ہوتی ایک دن چند عالم ملاقات کو آئے۔ ان سے پوچھا بہشت میں نماز ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے کہا وہ دارالخیر ہے، وہاں کھانے پینے عیش و آرام کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ جو عبادت ہے وہ دنیا ہی میں ہے صوفی بدھنی نے جب یہ سنا کہ بہشت میں نماز نہ ہوگی تو کہا مجھ کو بہشت سے کیا کام ہے جب وہاں نماز نہیں پھر ان کے مناقب بیان کرنے شروع کئے اور

پہلے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ان کے شہر میں ایک شخص تھا، وہ ان کی ملاقات نہ کرتا ایک دن وہ کسی پہاڑ پر جاتا تھا کہ کہیتل میں پہاڑ بہت ہیں۔ وہاں پہاڑ پر ایک شخص رجال الغیب سے ملا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ صوفی بدھنی کیسے درویش ہیں۔ اس مردغیب نے کہا وہ بڑا بزرگ ہے۔ مگر افسوس وہ مگر افسوس" کہہ کر چپ ہوگیا۔ پھر استغفراللہ کہہ کر غائب ہوگیا۔ وہ شخص صوفی بدہنی کے پاس آیا۔ انھوں نے پہلے یہی کہنا شروع کیا کہ اس دن جو مردغیب نے بیان میں "مگر افسوس" کہا تھا اگر فی الفور استغفار نہ کرتا تو میں اس کو پہاڑ پر سے ایسا گراتا کہ گردن اس کی ٹوٹ جاتی۔

مترجم کا نام احمد علی بن محمد علی ہے، یہ ترجمہ پہلے بھی شائع ہوا ہوگا لیکن اس ایڈیشن میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اردو ترجمہ صاف ہے، کتاب ایک سو مجالس پر مشتمل ہے اور ہر مجلس طریقت کے علمی نکات، حکایات عجیبہ اور فوائد نفیسہ پر حاوی ہے۔ ایک بار کتاب ہاتھ میں اٹھانے کے بعد اس کو بار بار پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

کتاب مجلد ہے۔ ضخامت ۲۹۶ صفحات۔ کتابت و طباعت متوسط۔ سرورق اعلیٰ۔ قیمت سات روپے پچاس پیسے۔

آئینہ ضروریات اسلام

مرتبہ ابواحمد عبداللہ لدھیانوی۔ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ۔

ناشر۔ عبدالواسع ناظم شعبۂ نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ

زیر نظر کتاب کی افادیت کا اندازہ آپ کو فاضل مرتب کی اس عبارت